تعارف

ناول، اردو دنیا کا زندگی کو بھوگنے، بامعنی بنانے، تفہیم کے دائرے میں لانے اور بیان کرنے کا ایک سلیقہ ہے۔ ہم قریب سو برس سے اسے مغربی ناول کی روشنی میں پڑھنے کی کوشش میں شرمندگی اُٹھا رہے ہیں، اور کبھی نقاد کے مربیانہ انداز کی لذت لے رہے ہیں۔ اس غیر ضروری، مدافعتی اور ردِ عملی دانشورانہ بوجھ نے ہمیں اردو ناول کی تفہیم سے کوسوں دور رکھا ہے۔ اس مطالعے میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس بوجھ کو اُٹھانے کی بجائے، اردو ناول کا اعتماد کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ اسے ایک ثقافتی عمل (Cultural Practice) کے طور پر پڑھا جائے، جس کی جڑیں اس کی پیدا کردہ ثقافت میں موجود ہیں؛ جو مغربی صنف کی اردو دنیا میں پروان چڑھی تشکیل ہے؛ جس کی تعمیر میں اس کے ادیبوں، نقادوں اور قارئین نے حصہ لیا ہے؛ یہی وہ بات ہے جو اسے دنیا کے دیگر ناولانہ نمونوں سے مختلف بناتی ہے۔ ہم یہاں اردو ناول میں موجود ثقافت کا تعبیر (Interpretation) کے منہاج سے تجزیہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناول نے اردو دنیا کو ایک ایسا پیداواری میدان (Field of Production) فراہم کیا ہے، جس نے زندگی کو سمجھنے، اسے بیان کے دائرے میں لانے، انسانی اختیار (Agency) کے دائرہ کار کو وسعت دینے، اپنی تفہیم کی طرف سفر کرنے، شناخت کی تشکیل کرنے، انفرادی واجتماعی تمناؤں کو بیانیہ کی صورت متشکل کرنے اور ان سب کی ترسیل کو ممکن بنایا ہے۔ اس کا تاریخی سفر بتدریج انسانی آزادیوں کے دائرے کو وسعت دینے (Liberalize) کی طرف رہا ہے۔ اشرافیہ تصورات کی صورت گری سے آغاز کر کے اس نے کسانوں اور مزدوروں کے تلخ اوقات کے بیان تک کئی منازل طے کی ہیں۔ کبھی یہ اشرافیہ کو عوام سے منفرد بنانے کا کام کرتا رہا ہے (توبۃ النصوح، فسانہ مبتلا)، اور کبھی سماج کے معززین کے ہاتھوں باغی نوجوانوں کے خوابوں کے قتل کو بیان کا حصہ بناتا رہا ہے (شکست)، اس نے مسلمان ہونے کے معانی کا تعین بھی کیا ہے (اصلاح النسا)، اور مسلمان معزز خاتون کی تعریف بھی متعین کرنے کی کوشش کی ہے (مراۃ العروس، شام زندگی، صبح زندگی)۔

ناول ایسی صنفِ ادب ہے جو انسانی زندگی کی تہہ در تہہ حقیقتوں کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ زندگی کی یہ حقیقتیں، ثقافت کی تشکیل کردہ ہوتی ہیں۔ یوں ثقافت اور ناول لازم وملزوم ہیں۔ ثقافت اور ناول کے باہمی تعلق کے مطالعہ کا جواز بنتا ہے۔ جب سے معنی کے التوا کی ہاہا کار مچی ہے، انسانوں کی اکثریت کے لیے زندگی اور زیادہ مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ معنی کے التوا نے حقیقت کو مٹھی میں ریت بنا دیا ہے، جسے جتنا گرفت میں لینے کی کوشش کی جاتی ہے، اتنا ہی وہ پھسلتی جا

رہی ہے۔ انسانوں کے پاس ایقان کا وہ معیار، جو خوب و زشت کے پیمانے واضح کرتا تھا، اب اسے بنا بنایا، موجود اور حقیقت کو مطلق سمجھنے کے تصور پر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ایک طرف اگر یقین کی مضبوط زمین پیروں تلے سے سرک گئی تو دوسری طرف حقیقت کی موجود تعبیروں' سے اپنی حیثیت کو مستحکم بنانے والوں کے تجزیے کے راستے بھی کھل گئے ہیں۔

ثقافت حقیقت کی تشکیل کار ہے اور ناول اس حقیقت کو بیان کرنے اور مختلف افراد کے لیے اپنی تعبیروں کو متشکل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ثقافت کا تعلق ایک طرف تصوراتی منطقے سے ہے، دوسری طرف اس کا سرا سماجی زندگی کے عملی میدان سے جڑا ہے۔ ہم نے یہ مطالعہ اس تصور کے تحت کیا ہے کہ ادبی منطقہ سماجی مضمرات کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں پیش کی گئیں حقیقت کی تعبیریں، قارئین پر اثر انداز ہوکر، افرادِ ثقافت کے لیے تصورِ کائنات کے فہم کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ یوں ایک عہد کی ثقافتی دنیا کی ادبی تعبیر، اگلے عہد کے لیے حقیقی سماجی صورتِ حال کو سمجھنے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے، اور اسے صورت دینے کا اسلوب بھی۔ یہاں اِس مفروضے پر ماقبل تقسیم ہند کی ثقافت کا مطالعہ کیا گیا ہے کہ آج ہماری زندگیاں اُس دور میں سامنے آنے والی تعبیروں کی روشنی میں قابلِ فہم ہوئی ہیں۔

اس مطالعے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ثقافت کے تصور کا جائزہ ہے۔ اس باب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ممکنہ حد تک اردو اور انگریزی میں ثقافت کے استعمالات کا جائزہ لیں۔ اس جائزے کے بعد ہم نے وہ تصور واضح کیا ہے، جو اردو ناول کے مطالعے میں ہمارے پیشِ نظر تھا۔ اس تصور کی وضاحت کے بعد اس کے ناول سے تعلق کو بیان کر کے تجزیے کے لیے بنیاد مہیا کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں ثقافت کے دو اہم پہلو تصورِ کائنات (World View) اور خلقیہ (Ethos) زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اس باب میں اردو ناول سے برآمد ہونے والے تصورِ کائنات اور اس کے نتیجے میں ناول کی ہیئت اور تکنیک پر ہونے والے اثرات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس کے لیے ہم نے راوی اور کرداروں کی پیش کش اور تصورِ کائنات میں پائے جانے والے ربط کو نشان زد کیا ہے۔ ناول میں سامنے آنے والے تقدیر کے تصور کا ناولوں کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ خلقیے کی وضاحت کے بعد 'شریف'، 'زبان' اور 'رسم و رواج' کے ذریعے اردو ثقافت کے جمالیاتی اور اخلاقی پیمانوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ثقافت کے سماجی مضمرات سے بحث کے لیے ہم نے اختیار (Agency)، اقتدار (Authority) اور سماجی تحرک (Social Mobility) کو بنیاد بنایا ہے۔ اس تجزیے میں کرداروں کی پیش کش کے دوران ناول نگاروں کی طرف سے ان کے اختیار یا اقتدار کو سامنے لانے کے لیے جو کاوشیں ملتی ہیں، انھیں تجزیے کی کسوٹی سے گزارا گیا ہے۔ پھر کرداروں میں آنے والے بدلاؤ کو صعودی (Ascending) اور نزولی (Descending) اعتبار سے جانچنے کے لیے معاشی اور سماجی متغیرات کو استعمال کیا گیا ہے۔

اس عہد میں سامنے آنے والے تاریخی ناول کا جائزہ لینے اور اس کی تعمیر میں ناول نگار کی معاصر ثقافت کے اثرات دکھانے کے لیے کلامیاتی جائزے کو کام میں لایا گیا ہے۔ اس ضمن میں تاریخی کرداروں کے انتخاب، اور ان کی نمایاں کی گئی صفات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ پھر مختلف اقدار اور ان کے نتیجے میں سامنے آنے والے کرداروں کے جائزے سے معاصر ثقافت کے ساتھ، اور حال کی نظر سے ماضی کو تشکیل دینے کا جو رجحان موجود ہے، اس پر تجزیاتی نظر ڈالی گئی ہے۔

ثقافت زندگی گزارنے کے اسالیب تو سکھاتی ہی ہے، یہ افراد میں شناخت کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ پانچواں باب شناخت کے سوال کا جائزہ لیتا ہے۔ اس ضمن میں تعمیریت (Constructionist) کے طریقہ کار کو استعمال میں لایا گیا ہے، اور دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے، کہ ناول نگار کرداروں کی شناخت ابھارنے کے لیے کن امتیازات کو سامنے لاتا ہے۔ کون سے افتراقات اور اشتراکات اس کی نظر میں اہم ہیں۔ اس تجزیے کے لیے ہم نے شناخت کے دو دائرے محیط (Macro) اور ضمنی (Micro) بنائے ہیں۔ اول الذکر سے ایک بڑی گروہی شناخت (ملکی، مذہبی، قومی) مراد ہے، جبکہ بعد الذکر سے اس بڑی شناخت کے اندر مختلف ذیلی گروہوں میں اپنی انفرادیت کو نمایاں کرنے کا رجحان مراد ہے۔

اس مطالعے میں کوشش کی گئی ہے کہ کسی خارجی یا درآمدی پیمانے پر پرکھنے کی بجائے، اردو ناول کو اسی سے برآمد ہونے والے معیارات اور اسے تعمیر کرنے والی ثقافت کی روشنی میں پڑھا جائے۔